آبِ زمزم

تحریر: غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری مدرس جامعہ علوم اثریہ جہلم

آب زمزم انتہائی مفید، غذائیت سے بھرپور، بابرکت، فضیلت والا، قابل احترام اور شفاء تام پانی ہے۔امام ابن علی فاسیؒ (۷۷۵۔۸۳۲ھ) نے اس کے سینتیس (۳۷) نام ذکر کیے ہیں۔

"هزمة جبريل، سقياالله اسماعيل، لاشرق، لاتدم، بركة، سيدة، نافعة، مضنونة، عونة، بشرىٰ، صافية، برة، عصمة، سالمة، ميمونة، مباركة، كافية، عافية، مغذية، طاهرة، مفداة، حرمية، مروية، مؤنسة، طعام طعم، شفاء سقم، طيبة، تكتم، شباعة العيال، شراب الابرار، قرية النمل، نقرةالغراب، هزمة اسماعيل، حفيرةالعباس، همزةجبريل، زمزم سابق (شفاء الغرام باخبار البلدالحرام: ۱/۴۰۴)"۔

زمزم کی وجہ تسمیہ

زمزم کی وجہ تسمیہ کے بارے میں علماء محققین کے مختلف اقوال ملتے ہیں۔امام نوویؒ لکھتے ہیں کہ "زمزم کے کنواں کو اس کے پانی کی کثرت کی وجہ سے زمزم کہا جاتا ہے" تہذیب الاسماء واللغات (۲/۱۳۸) میں ابن ہشامؒ کہتے ہیں کہ عربوں کے نزدیک زمزمۃ "کثرت" اور "اجتماع" کو کہتے ہیں۔ایک قول کے مطابق آب زمزم کو زمزم اس لیے کہتے ہیں کہ "مٹی کا ایک چھوٹا سا بند اس کے ارد گرد بنایا گیا تھا تاکہ دائیں بائیں بہاؤ نہ کرے۔اگر اس کو ایسے چھوڑ دیا جاتا تو یہ سطح زمین پر پھیل جاتا، ہر چیز ڈوب جاتی، امام حربیؒ کہتے ہیں کہ ایک قول یہ بھی ہے کہ "اس کے بچے رہنے اور محفوظ رہنے کی وجہ سے زمزم کہتے ہیں" ایک قول کے مطابق یہ غیر مشتق ہے۔

سبب ظہور زمزم

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اپنی بیوی حاجر اور اپنے بیٹے اسماعیل کو بیت اللہ کے قریب ایک ویران وادی میں اللہ کے حکم سے چھوڑ آئے جب بچے کو پیاس لگی تو ام اسماعیلؑ مضطرب حالت میں کبھی صفا پر چڑھتی ہیں کبھی مروۃ پر اچانک اللہ کا فرشتہ آیا۔اس نے اپنی ایڑیاں زمین پر رگڑنا شروع کیں تو اللہ نے وہاں سے میٹھے پانی کا ایک یادگار چشمہ جاری کر دیا جو آج بھی مسلسل جاری ہے۔جس کو "چاہ زمزم" کہتے ہیں۔

چاہ زمزم

امام فاکہیؒ نے جو روایت ذکر کی ہے اس سے تو یہ پتہ چلتا ہے کہ پہلے چشمہ تھا وہاں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے اس کو کنواں کی صورت میں بدلا۔

ابن علی فاسیؒ لکھتے ہیں: "ہمیشہ اس میں پانی موجود رہا۔ اہلِ مکہ اس سے فائدہ اٹھاتے رہے۔ بعد میں جب جرہم قبیلہ کو کعبہ اور حرم مکہ کی بے حرمتی کا خطرہ لاحق ہوا تو کنواں کو مٹی ڈال کر دبا دیا گیا تو اس طرح کئی برس گزر گئے اور اس کا نام و نشان مٹ گیا پھر نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت سے پہلے آپ کے دادا عبد المطلب بن ہاشم نے اس کی از سر نو کھودائی کی۔ اس وقت حارث کے علاوہ اس کی کوئی اولاد نہیں تھی"۔ (شفاء الغرام: ۱/۳۹۸)

آب زمزم کے فضائل اور خواص

آب زمزم ہر دور میں متبرک اور پر تاثیر ہے۔ "**عن ابن عباسؓ عن النبی ﷺ خیر ماء علی وجه الارض ماء زمزم**" حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ روئے زمین کے پانیوں میں سے سب سے بہتر پانی "زمزم" ہے۔ (المعجم الکبیر: ۱۱/۹۸)

امام منذریؒ نے "ترغیب" (۲/۲۰۹) میں اور امام ابن علی فاسیؒ نے شفاء الغرام (۱/۴۰۶) میں اس حدیث کے راویوں کو ثقہ کہا ہے۔

"ابن علی فاسیؒ لکھتے ہیں: ہمیشہ اس میں پانی موجود رہا اہل مکہ اس سے فائدہ اٹھاتے رہے۔ یہاں تک کہ جرہم قبیلہ نے کعبہ اور حرم مکہ کی حرمت کو ہلکا جانا، کنویں کی جگہ گر گئی تو اس طرح کئی برس گذر گئے....."۔

علامہ زین الدین الفار سکوریؒ کہتے ہیں کہ ہمارے استاذ شیخ الاسلام سراج الدین البلقینیؒ فرماتے ہیں:

آب زمزم آب کوثر سے افضل ہے۔ افضلیت کی علت یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے سینہ اطہر کو اس سے دھویا گیا۔ ظاہر ہے آپ کا سینہ اطہر افضل پانی سے ہی دھویا جاتا تھا۔ (شفاء الغرام: ۱/۴۰۶) (المواہب اللدنیہ: ۳/۳۴) اور امام ابن ابی جمرہؒ کی بات کا اشارہ اسی طرف ہے، بہجۃ النفوس (۳/۱۸۸)۔

یہ بات کچھ صحیح معلوم نہیں ہوتی ہے، کیونکہ آب زم زم کا تعلق دنیا کے پانی سے ہے۔ جبکہ آب کوثر جنت کا پانی ہے۔ جنت کی ہر نعمت دنیا کی ہر نعمت سے افضل و اعلی ہے۔ آپ کا سینہ اطہر زمین پر دھویا گیا، اور زمین کے افضل ترین پانی سے دھویا جاتا تھا، وہ آب زمزم ہے۔ (واللہ اعلم) حافظ عراقیؒ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے سینہ اطہر کو آب زمزم سے دھونے میں حکمت یہ تھی تاکہ آپ ﷺ کو زمین و آسمان کی بادشاہی اور جنت و جہنم دیکھنے کے لئے قوت نصیب ہو جائے۔ کیونکہ آب زمزم کے خواص میں سے ایک خاصہ یہ ہے کہ یہ دل کو تقویت بخشتا ہے۔ پریشانی، دکھ، تکلیف اور ڈر کی حالت میں سکون مہیا کرتا ہے۔ (شفاء الغرام)

جس طرح انسان کو کھانے سے شکم سیری اور پانی سے سیرابی اور دوا سے شفاء حاصل ہوتی ہے یہ تمام صفات زمزم میں بدرجہ اتم موجود ہیں۔ جیسا کہ حضرت ابوذر غفاریؓ نے مکہ مکرمہ میں ایک ماہ قیام کیا۔ ان کے پاس کھانے کے لیئے کچھ بھی نہیں تھا صرف زمزم پر گزارہ کرتے تھے (صحیح مسلم)

"**عن جابر بن عبد الله رضی الله عنهما قال: سمعت رسول الله ﷺ یقول: ماء زمزم لما شرب له**"

"حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آب زمزم جس نیت سے پیا جائے پوری ہوتی ہے ابن ماجہ (۲/۱۰۱۸) فی المناسک باب الشرب من زمزم۔ مسند امام احمد بن حنبلؒ (۳/۳۵۷) بیہقی (۵/۱۴۸) تاریخ بغداد لخطیب (۳/۱۷۹) مستدرک حاکم (۱/۴۷۳) اخبار مکہ للازرقی (۲/۵۲) ابن ماجہ (۲/۱۸۳)

شیخ الاسلام حافظ ابن حجرؒ نے اس حدیث مبارک کو "حسن" اور امام ابن عیینہ، امام دمیاطی، حافظ منذری اور حافظ سیوطی نے "صحیح" کہا ہے۔ شیخ زرقانی "مختصر المقاصد" میں لکھتے ہیں یہ حدیث حسن بلکہ صحیح ہے۔ امام ابن علی فاسیؒ اس کو "صحیح الاسناد" قرار دیتے ہیں۔ محدث العصر الشیخ ناصر الدین البانی حفظہ اللہ نے بھی اس کے شواہد ذکر کرنے کے بعد اس پر صحت کا حکم لگایا ہے۔

لطیفہ

ارواء الغلیل (۴/۳۲۰-۳۲۵)

امام حمیدیؒ فرماتے ہیں کہ ہم امام سفیان بن عیینہؒ کے پاس تھے۔ آپ نے ہمیں زمزم کے بارے حدیث بیان کی کہ یہ جس کام اور حاجت کی نیت سے پیا جائے وہ پوری ہوتی ہے ایک شخص مجلس سے اٹھ گیا پھر واپس آکر امام سفیان سے کہا ابو محمد (سفیان) کیا یہ حدیث صحیح نہیں ہے جو ہمیں زمزم کے بارے میں بیان کی گئی ہے۔ جس میں اس بات کا ذکر ہے کہ آب زمزم جس کام کی نیت سے پیا جائے وہ پورا ہو جاتا ہے؟ تو امام سفیانؒ نے کہا: ہاں صحیح ہے۔ تو وہ شخص کہنے لگا کہ میں نے ابھی آب زمزم کا ایک ڈول اس نیت سے پیا ہے کہ آپ مجھے ایک سو احادیث سنائیں تو امام سفیان بن عیینہؒ نے کہا: بیٹھ جائیں۔ انہوں نے اس کو وہیں سو احادیث سنا دیں "اخبار الاذکیاء لابن جوزی (۱۰۵) المجالسۃ ملا دینوری حوالہ نیل الاوطار (۵/۸۸) حسن بن عیسی مولی عبداللہ بن مبارکؒ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مبارکؒ کو دیکھا وہ زمزم کے کنویں کے پاس گئے ایک ڈول پانی نکالا بیت اللہ کی طرف منہ کر کے کہنے لگے اے اللہ! عبداللہ بن مؤمل نے مجھے ابو زبیر کے حوالہ سے حدیث بیان کی جو اس نے حضرت جابرؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ماء زمزم لما شرب له" یعنی آب زمزم جس نیت سے پیا جائے وہ پوری ہوتی ہے اور میں یہ پانی روز قیامت کی پیاس سے بچنے کیلئے پیتا ہوں "المتجر الرابح فی ثواب العمل الصالح (امام دمیاطی (۳۱۸)

امام ابن علی فاسیؒ نے امام فاکہیؒ کے حوالہ سے ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک شخص نے پانی میں ستو ملا کر پیئے تو ستو میں سوئی تھی جو اس کے حلق میں ستو کے ساتھ اتر کر اٹک گئی وہ منہ بند نہیں کر سکتا تھا۔ تکلیف کی شدت کی بنا پر وہ ایسے پڑا ہوا تھا جیسا کہ میت پڑی ہوتی ہے۔ ایک شخص آیا اس نے کہا اللہ سے شفا کا سوال کر کے زمزم پیو تو اس نے زمزم پیا اللہ تعالیٰ نے اس کو اس مصیبت اور تکلیف سے نجات عطا کی۔ شفاء الغرام (۱/۲۱۱) مختصراً

مشہور فقیہ علامہ مدرس مفتی ابو بکر بن عمر بن منصور المکی المعروف شنینیؒ نے استسقاء کے مرض میں شفا کی غرض سے زمزم پیا تو صحت یاب ہو گئے۔ (حوالہ مذکورہ بالا)

امام ابن قیمؒ لکھتے ہیں کہ "میں نے اور میرے علاوہ دوسرے لوگوں نے عجیب و غریب امور میں آب زمزم کے ساتھ حصول شفا میں تجربہ کیا میں نے اس کو کئی امراض میں حصول شفا کیلئے پیا تو اللہ کے حکم سے تندرست ہو گیا" زاد المعاد (۴/۳۹۳) شیخ الاسلام ابن حجرؒ کے بارے حکایت مشہور ہے کہ آپ نے آب زمزم اس نیت سے پیا تاکہ میں حافظہ میں امام حافظ ذہبیؒ کے مرتبہ کو پہنچ جاؤں۔ ذیل طبقات الحفاظ للسیوطی (۳۴۸)

یہ پانی بخار کی حرارت کو ٹھنڈا کرتا ہے۔ مریضوں پر چھڑکنا اور ان کو پلانا صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ امام ضحاک بن مزاحم کہتے ہیں: یہ سر درد کو دور کرتا ہے۔ زمزم کے کنویں میں جھانکنے سے نظر تیز ہوتی ہے۔ قیامت سے پہلے زمزم کے علاوہ تمام میٹھے

پانی اڑادیئے جائیں گے، یاوہ زیر زمین چلے جائیں گے۔ واللہ اعلم بذلک

روئے زمین کے پانیوں سے اس کو طبّی اور شرعی اعتبار سے فضیلت حاصل ہے۔ امام ابن الصاحب المصری کہتے ہیں کہ میں نے آب زمزم کا وزن مکہ کے ایک چشمہ کے پانی سے کیا تو میں نے زمزم کو اس سے ایک چوتھائی حصہ وزنی پایا۔ پھر میں نے میزان طب کے اعتبار سے دیکھا تو اس کو تمام پانیوں سے طبّی اور شرعی لحاظ سے افضل پایا۔ (واللہ اعلم) شفاء الغرام (۱/۴۱۲)

آب زمزم کو دوسرے شہروں اور ملکوں میں منتقل کرنا شرعاً جائز ہے۔

آب زمزم پینے کے آداب

(۱) پینے والے کیلئے قبلہ کی طرف منہ کرنا مستحب ہے (۲) پینے سے پہلے "بسم اللہ..." پڑھنا۔ (۳) پیتے وقت تین سانس لینا بعض لوگ ایک سانس میں پیتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے (۴) پیٹ بھر کر پینا (۵) پینے کے بعد اللہ کی حمد بیان کرنا۔ (۶) بیٹھ کر پینا کھڑے ہو کر پینا بھی جائز ہے ہاں جو انسان بیٹھا ہوا ہو اس کا کھڑے ہو کر پینا اس پر کوئی ثبوت نہیں ملتا ہے۔ بعض لوگ زمزم پیتے وقت جوتے اتار دیتے ہیں۔ یہ بدعت ہے، شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ بعض لوگ زمزم سے دھلے ہوئے کفن کو باعث نجات سمجھتے ہیں۔ شریعت سے یہ بات ثابت نہیں ہے۔ نجات نیک اعمال پر موقوف ہے۔ نہ کہ زمزم سے دھلے ہوئے کفن پر...

(۷) پیتے وقت دنیا و آخرت کی بھلائی کے بارے میں دعا کرنا جیسا کہ حضرت ابن عباسؓ زمزم پیتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

"اللھم انی اسئلك علماً نافعاً ورزقاً واسعاً و شفاءً من كل داء"۔ مستدرک حاکم (۱/۴۷۳)

"اے اللہ! میں تجھ سے مفید علم، وسیع رزق اور ہر بیماری سے شفا کا سوال کرتا ہوں"

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا و آخرت کی بھلائی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ عازمین حج سے گزارش ہے کہ اپنی دعاؤں میں مجھے اور میرے والدین کو نہ بھولیں۔

طالب دعا: غلام مصطفیٰ

شیخ عبدالغفور، شیخ خالد و آصف و امجد و ارشد صاحبان کو صدمہ

شیخ عبدالغفور صاحب (لندن) کی ہمشیرہ اور امین جنرل سٹور والے شیخ خالد و آصف کی پھوپھی اور شیخ ارشد و امجد (ٹرپل اے کلاتھ سنٹر) کی خالہ کا مختصر علالت کے بعد گزشتہ دنوں انتقال ہو گیا۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند، بڑی متقی اور پرہیزگار خاتون تھیں۔ جمعہ و تراویح مرکزی جامع مسجد چوک اہلحدیث میں بڑی پابندی کے ساتھ ادا کرتی تھیں۔ انکی نماز جنازہ رئیس الجامعہ علامہ محمد مدنی صاحب نے پڑھائی۔

ادارہ "حرمین" مندرجہ بالا تمام مرحومین کے ورثاء اور لواحقین کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ انھیں صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور مرحوم خواتین کی غلطیوں اور گناہوں کو معاف فرمائے اور ان کی نیکیوں کو شرف قبولیت سے نوازے اور اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔